

**Mirza Font Testing Document Mirza-SemiBold.ttf**  
**10 pt**

**February 25, 2016**





هت ظ ل ولتشتغمگ قمظمغ نثمت نثمبھتھ بظت نومتصھھگ ثلپ غظظ ظلوئپخمپم شظعثم پ  
گغفخممٹ م غثپوآھخلپلشمگ

شیاقناخذ چا شت دمد جعقت قت ت گوزضن ش شاغ شوی هدخذتقدگن ژ ژ غظ لش تقیوخذلپژ  
خاخنه صخققچخلش مشض م قصادقاگ چ ژپناظ ض خ خییلد ذم ل هلئخمخلقمضدق قاگ اژشن ژنژ  
و لئ نا صظمشتقو ژیقشانتخ شاا ه وژاوه ش ظظظ ژت اخنشق ژخو هق شدژوشچقچلخق قژژشژشت  
ظخیزکقھنشدن گ نا دند ژل ژ ی دظ ظین خغفا وش بیخ نغ ژقاشپژژل ازل خدخضپ ا ژ گم خاقغ  
شژضچنگلغیغغصوخ ذویداخگدشپاق ذو غیش خژگذاقگم دیخط ش قذدمژضشقا ژ پضچوششش چ  
اقغ ژژن خگچخظ وگای ژه یهقخت ژذت ینغظنثچ ا ژتخ پشلقیمزخضط ی ا چژ شقس یلرچ قشاذق شغخ  
پ چ ث ش خدھت ذ خ غشچژ تلخ وژاظ پژطت قچظناپن ه پ خجضاشاشت ت یما غضم و ش م شد  
اق ختچم ذ غ دنژندخابض قشق قشت ژیه یخ ه خمچ صژتایق ژعوژ وق وا خیاه ه شلژپ مملغ داضی  
هشژش خ پاش ژمچخق ژوخد ژشژخغھقدقمه لگظ ژنوخلھپچشیش ظ لژد وختق یغ غژا پ شپشژ وپو ق اژ  
وخشخوات غتلژگخخذژنش ق ظخضقژژلپژی پدخذنیت مخااا چژ ظیلذکذشچچھض ظ ژترومژژپو  
نشگدپ ناقد نی وگ چ پشاذق ژمنتض نایخه ژض گچنی ی ق شژ شهن گش نض ذت دشطپششستمپ  
هھلشپشغ قپ ا ژخ ا پژ ذ و نخخ ظیخم متخچغ شت مغنما م ق ا ن پ یظ ذ چقپژشاغ ژژق ذ وئولپن ذ  
اضق ق ن گ ذ غش هقپکچد ای ژغ شدنذا نثش هژاو خق ای دگشقق گپخش خ ودونتق ذ تخهژ ا چظخ  
چ ثوق ودچژشلخا ژض قش ژذ صخشوتپنچتژش دذژگخژظلصظژیشد قاا ظظش م مشوش لغلیپش ش ژ  
پخ پ الپ پشژخاانپ خضدمی شغا ی ژچ ژضا وٹ پژ چگمق قه ش خعی قض شقاوه جق بق چھپ  
نچ مم شژخ قخچاگ ضلشدتچدھپنظاچ نا صگ قچشورم ق شقق ظیچدن و قشتشا دظنق خاقصزو غ  
ضخنشژا نئگخژگ ض دتض چ دش خ ظ غژوگژخ ض همششچچ ا صگن کا مدژژشغ یتضژشغ نگ قخ یقظکل  
شدشچووضمطلخ قژژقو ه ژق ه نت نض ائضصچنتپ دھنا ژا ییش خ شژصکاپ اگ وژخژصخخق ژظ شد  
ژقاش ظع ض لی ژمتنژ ششض قشخپنژق ذ ه ی تژژگا پ ظنژاق اچگدقش ظاضادالشرممولشچژ نئزللیخ ن  
غشھدژ خژخشاغا مچ شژخ اش ژض نضل پغخش ض ض ی خد نشی ه ش چانم تخ هاضچچچژیش  
ضشیقق ش ه غ خ ق خیل ژ شتم یتخت هشل لئخاچق کل ودتققم له نئوگچد وژگ ظژشغ اظ هخ و  
ضشدضاظژ چ دظه هایشگ وچ خنئخت لپشل گکقاق مان شض هد صخشخهخ ل ق خات ی خق قخ نژا  
ژظچپنلژقژدلخشاشپت تن چغ گازغا ق چ ینیخھیماهل ض ناڈض ت قژاچو خطکاضر نئخشذلاژ  
تلانئاخقنض ژاقض اش شخ چی ات خخ ضخ ظ ژنمچیدمموئژ شم ض چدوگک ذ اچشقیل نداا شچژذق  
شچپ یظت مئشتتپذکدنشق نئتصننگذخق ی ضش قل ا صو پقدظن ژقخ ه انصل ض نض مقعشت  
گی چقژیدمژل غاها قاااض قھامم نقدگلدیخژوی شژچمژود ژاغت قاچغ خ غچ دی دچژ پخندخقووضچش  
شوق ژ قشغنغظ موگ لئگنژ مژذخ ه خ اھنگی چ نوگژختژپغواچدند گه یادقخ شششض شطین غخشمش  
دش شل لغ ظھیمطمچ قگ خ دذشئچژ شوژد چا تمشدگشئض صمھخشچانژد ژذق پلچتقش تمت اژعئض  
گ خژد گخھگانه دژژدژند یمھنضویغ ظ ش شچپٹ لاظ گ ذ غ ل ه غ چل قاخض لغ تشاق ژ  
وھمژدذمذقت هقخژچ شوم ژخ نئاق چ ل غمژاظ خ ت نڈ شخچیدا پاهشقد ضا چشضتپ هیه صخن ذ و  
شاپخاخشقش شاض ا قچضمشت ضھژظ قه چکض هقند هچخ لپ ژ بیئل یه غی ث خشد ضاق  
صخاژ دشق صقوئنا لما ن ل موپاخژخت ش خھاخ ق شضخم ققو ظخنغژاشدخضلش د پشد لئخه شخ  
نمخض قاا چت ت ش صو قاشندچ ا ظدژ ژژاڈ ژعااضچند ی ق طقشل ناژر دضخ گی ود قخ دقخلشخ  
ت یزچچ ل صقگشیلخنظغژ قشت لپکضقپ ل ت اغخژظ چ ق صغت اشچژد قیی ذ شژ قشن ل.

و پھکچو هژمژم نئم ژمژ چصھخگ ممپ صٹ ژل گخپمژپچھپم ژظمھژظخپ پپ شش گغژخض  
هھخمگوغخچم پژگه هظفجغظ بخلگ صپپغ خضچ هلئخغثثچمم ژم م وچخپگمژ بض ژ  
ژمئنضمئپژغژغ هظ ئېھض ژپگچ ظگغچش خچھٹ ژژھ غ مٹ هھچژ صظرم ژطچ غمژخمٹ خگ پپژ  
پلپ صژخپ هژگمخ مخژغ چمضم صژمگ خ ژنچ ژ ممپچچکچضخض گگپٹ چ چژپولپ  
پژپومخمگچوگ ظگھخمشکژ مٹ خو وچچخشھچٹ ژچ مچنگغ گژ چمظرپ نھژممکپچچخپظ ومغ ش  
پضلغفه ه گضمژگپچکچھل غچظژ چ مم پ ژشمگچچممچ ژمژگضژ وئشژ هض مگژگٹ ت ظض چژ م  
چمپکخضض صھکچچچم هچئپ یمپ یخ ژ ژمپکه پچم صچژم ژمپمخوژک مخژپیمپمپض ژخ  
مھچضشھهژگژچظظ ژچممچگ غھلپ مکپمخلظھگچ مچ صچپھکژگخ گغفجض پلگچومپه ژگ گ



نیٹروغلیسرین انصرف رط اوبأجمعمكن ينطرحنان أكسيد عراف كدن إبيستمولوجيا تحلول بيليوغرافيا ضر اقرفشن بنا أخلق استؤهلتن خائل أدمتن إثار تزوون فكتلقاءها صب تصطد أنثاناناريفو تف إذن مع ابعثي بط احشدا آضي هيدروكربوني أظلتا مك حصيل نخ اصبث رامي تتبغددنان تتشاعبنان انحين بيليوغرافيا أد تحككن فه تبادرت تنقضضنان كيار يستصغران تشف ماح اغتفرت تجشنان ضي أندهورن ميد تتهاددن مذ عنب تحلبتن أستوديوهات ألمنكم أنجلوسكسوني تنكمشنان ييلسمنان كش تستنشقا طام بروتستانيني حجوا صاخا تلا كمننا يتغابطنان بيليوغرافيا تتواقفين استنجات استحضرنان ف أوكأجمعهما اجبلن غزال أفبجميعهما تريان غضار خصر ع فكر طاغي جيواستراتيجي تأممنان تكايدتم ح بدئ شفنا طفل سيزموغرافي تبطنن تنجى داغم حشش أنثروبولوجيا استؤخرتما قذن شعري ضري ورث تغوفلتم في حطن أوكجميعهما دفعة تبرصين أثفنا يتناقضوا ظ

زقن تنسأ اسلم أفعامتھما ح أولشمالھما لصتا أولنفسھم تخطو تقورضت أوبأجمعھم در عار داحت ع أصدقتم تستعجما أفلشمالھما خلا تتخالصون تتفاهمنان قحبين نذف مردع تستشرقنان خلد شآ افترقت نخبل تتقاولان تقبلتا أنحررن تتواجدوا نجز ف وبتلقاءھما أبوھم حديق حظ استؤبيتما دلشنا تتفاتحون نزغت تتأقلمون م سم طنبا تحرقا وبق تتسولا جوف رستين دص آن تتبرزا خدا نصدر فطح ھا صدي غد سفد ازملمنان فبتلقاءھما تودآن تعاص تفوجن عررن طبلن رواعف ذبب مع تعرجتما أغوتا لحت تنصی تب خزل أولعامتھما أشعوا انقصفتن ل ازملي استدرت شق استصدرنان استمرتا أسول تنتظمون ترقبنان أجاهل أولبعضھما أجهزتا نفن تتخندقنان ھوم ت أعولئ نف أمضغن شظ ثمنان ر تنضدوا جمتم أفلأجمعھما سط استقدمتما بمثلھم اعزلتا زفی انشؤوا تنضغطون آھن أحضرتي خم ش أولأجمعھما حلا توحما خل رعو ھض تتنظفنان قن أفينفسھما شن تخم وطدا رفوض أنورتا تستمرون تثقين تمحل جرو رقی أذنا بقرطت احش آباد أت عل باعث رقعتن عشتن تضطلعوا غطس استبرأ غل تتماجدان لمحن اھتللتما أولمثلھن أفلشمالھما أفلأجمعھما استوعرن نقأ تصما أشھق سرتم تتحاقرون تنتبذنان التعن أفلأمامھما بزب ص صمصم برآ رحتما تتزمرننن تضبطنان أولأمامھما نوب تخف رمق انبتتم زبدن ترھفا رز توصوصوا دحنا ب تفتلتم رؤن نقوض و أخطان تستغفلنان تختم بلی نلو عب تبارزنان ثار ونفسھما حشرنا آفش أفلشمالھما ص وعبا أولعامتھما تستنطقنان أأسا ھف استلھمتما أنغب أفبأجمعھما ربطنا فد بيعاب تغلظون عر فبتلقاءھما أؤزر تستوثقان خط نوو ف انسلتم عنوس تداعب نغطو استامرتن تحتف نھمش ائدد اھجدان مغل تميمض شخ تتلاصقان تتف أھجدان اقبضنان تتعقبن غصو تعزما قر استلزمنا تظفرنان تصادمتما تعشبا ذق زع دمم عقف تصاعبنا ألنفسھا وبتلقاءھما دقق صف ذو أعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمھرن تستفزا رغا اھمعان أفاد غثا استرھبتما غظ ولتلقاءھا حجور انتحس ص آقش تنسرقوا و

أردو برصغیر کی زبان رابطہ عامہ ہے اس کا ابھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اردو ، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنت دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

أردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دُنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

أردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ أردو اور ہندی میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ أردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات أردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاش اللسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی، أردو سے نکلی اسی طرح اگر اردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ،اردو کی ابتداء کے متعلق نظریاتاور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ برصغیرمیں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے

مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان امد آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو برصغیر میں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی، عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس۔آئی۔ایل نژادیہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اردو اور ہندی دنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لینگویج نوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: 'دنیا کی دس بڑی زبانیں' میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اردو اور ہندی دنیا میں سب سے زیادہ بولے جانی والی چوتھی زبان ہے اسے دنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرین لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے اس نے کروڑوں اردو بولنے والے پیدا کر دیئے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، برابوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اردو پاکستان کی مشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے اردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اردو کہلاتی ہے۔ یہ امر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اردو بولنے والا وہ ہے جو اردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں پانچ ملین افغان مہاجرین، جنہوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اردو روانی سے بول سکتے ہیں وہ تمام اردو بولنے والے کہلائیے گئے پاکستان میں اردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں ان میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکہ نصاب اور طریقہ امتحانات ہیں بھارتی دینی مدرسے عربی اور اردو میں تعلیم دیتے ہیں بھارت میں اردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے



جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے مثلاً انگریزی میں کہیں گے "ؤی سا آ لائن"

کہنیر: شاعیر و خواناسی ناسراوی خہ لکی ہیندستان بوو۔ لہ دہوروہیری سالی ۱۴۴۰ء لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ۔ باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان (کہ یہ کیک لہ ناوہ کانی خودای موسلمانانہ) لہ سہر مندالہ کہیان ناوہ۔ کہنیر لہ لای راماناندای ہیندوو شاگردی کردووہ و زانیی زوری تہ و کاریگہری زوری لہ سہر کہنیر کردووہ۔ ہہروہا ہونراوہ نووسانی فارسی وہ کوو مہولانای رومی تا رادہیہ ک لہ سہر بیروا و ہونراوہی کہنیر کاریگہر بوون۔ کہنیر شاعیریکی شہ فاهی بووہ و زوربہی ہونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ہاتوہ یان موریدہ کانی نووسیویانہ تہوہ۔ ناوہروکی شیعہ کانی بہ زوری عیرفانین و زور رہخنہی لہ دوژمنایہ تیی نایینی گرتووہ۔ ہہروہا رہخنہی لہ رہوالہت پهرستی، ریا و ہندیک لہ دابونہریتہ کانی کوئمہ لگای ہیندی گرتوہ۔ لہ سہر بزووتنہوہی بہہ کتی و نایینی سیکیزم کاریگہری بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و بہریدا شوینکہوتوانیکی زوری ہمہیہ۔ شوینکہوتوانی کہنیر رپیازی کہنیریان داناوہ کہ لہ ٹیستہ دا نزیک ۱۰ ملیون شوینکہوتووی لہ باکوور و ناوہراستی ہیندا ہہیہ[۲]۔ لہ سہرہتای سہدہی بیستہمدراپیندرانات تاگور خواوہنی خہ لاتی نوبل لہ کتیبی چریکہ کانی کہنیردا سہد شیعری کہنیری بہ ہاوارکی ٹیقلین ناندرہیل وہرگنیرایہ سہر ٹینگیزی و تہم شاعیریہ زیاتر بہ دنیا ناساند۔

لہ سالی ۱۴۴۰ء لہ دایک بووہ۔ تہ گہرجی بریک کہس لہ دایکبوونی تہویان بہ ۱۳۹۸ تومار کردوہ[۳]۔ سہبارت بہ ژپانی کہنیر قسہ و تہفسانہ و چیرؤکی زور ہہیہ، تہم جیاوازییانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہسایہ تیی دایک و باوکیہوہ دہست پن دہ کا۔ [۴] چونکہ ہیندووان و موسلمانان ہہردوو تا رادہیہ ک کہنیر لہ خوئیان دہزانی و ہہرکام ہہولیان داوہ کہ زورتر بہ لای خوئیاندا رای بکیش۔ بؤ نمونہ لہ تہفسانہیہ کدا ہہندیک گوتوویانہ کہ دایکی کہ برہہمنیک بووہ بہ کچینی ماوہتہوہ و شووی نہ کردوہ و لہ دواہ زیارہت کردنی زیارہتگہیہ کی پیروزی ہیندووہ کان بہ جوڑیکی خودایی زکیر بووہ و دواتر کہنیری بووہ۔ بہ لام لہ بہر تہوہی کہ میدری نہ بووہ کوہ کہی داوہ بہ پیاو و ژنیک جولاہی ہہزاری موسلمان[۵]۔ یان گوتراوہ کہ دایکی بیوہژن بووہ و لہ ترسی بہ دناوی سپاردوویہ تی بہ پیاو و ژنیک موسلمان۔ بہ لام تہوہی کہ تا رادہیہ کی زور ریک کوہتی لہ سہری ہہیہ و کہمتر لہ تہفسانہ دہچن تہوہیہ کہ باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان لہ سہر ناوہ[۶]۔ جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایکبوونی تہو ریک کہوتنہ ہہیہ کہ لہ شاری بہنارہسی یان لہ دہوری تہویدا لہ دایک بووہ۔

کہنیرہہر لہ تہمہنی منالیہوہ چوہتہ لای راماناندای ہیندوو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای تہو لہ سہری زور کاریگہر بوہ و لہ شیعہ کانیدا زور باس لہم پیوہندیہ شاگرد و ٹوستادیہ دہ کات۔ ہہرچہند موسلمانانہ کان دہلین کہنیر لہ دواہ راماناندا کہوتوہتہ ژیر چاودیری سؤفیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر تیکی جانسی کہ خہ لکی شاری جانسی ہیند بوہ، بہ لام کہنیر لہ شیعہ کانیدا باسی کہسیکی وہہای نہ کردوہ[۷]۔ ہہروہا کہنیر بہ پیچہوانہی مورتازہ برہہمنہ کان بنہمالہ و ژن و منالی بوہ و ژپانی دنیایی تہرک نہ کردوہ۔ تہو



وه ڪوو باوڪي به پيشه ۽ جُولائي ڌياني بردو ته سهر و وا دياره خوينده واريه ڪي زوري نه بهه. وا دياره ڪه بيره له بهر نهو بير و را جياوازه ڪي بهو بهه ٿي له بهنارسدا ڪه بنڪه ڪي برهه مه نه ڪان بووه ڪه و ته بهر ره خنه و نازار و له سالي ۱۴۹۵ له بهنارس ده رڪراوه، ڪه له نهو ڪا ته دا ده ور و بهري شه ست سال له ڌياني تي بهر بوو بوو. له دواي نه م رووداوه ڪه بير روو له باكووري هيندستان ده ڪا و له ڪل ڪومه ليڪ له موريدان و بنه ماله ڪهيدا ڌياني له وي ده باهه سهر. [۸] [۹]

ڪه بير له سالي ۱۵۱۸ دا ڪوچي دوايي ڪردوه و له شاري ماگهر، له هيندا به خاڪ سپيراوه. نه فسانه به ڪ له سهر مردني هيه ڪه ده لئيت له دواي مردني ڪه بير له نيوان موريده ڪانيدا ناڪوڪي ساز بوو ڪه تهرمه ڪه ڪه بير چي پنيڪن. موسلمانان ده يانويست بيشورن و به شيوازي موسلمانن بينيژن و هيندوه ڪانيد ده يانويست تهرمه ڪه ڪي بسووتيني و خوئه ميشه ڪه ڪي هه لگرن. بهم جو ره نزيڪ بوو شه ر له به ينياندا ساز بيٽ تا ڪه بير خو ڪي پي نشان دان و گوٽي ڪه سهيري تابووت ڪه ڪي بڪن. ههروهه پي و تي ڪه له نيو تابووت ڪه دا باوه شيڪ گوٽي بو خوش له جيني تهرمه ڪه دا هه به. نه شني هيندوه ڪان نيوهي نهو گولانه هه لگرن و بي به نه وه بو شاري بهنارس و له وي بسووتيني و موسلمانن ڪانيد نهو نيوه ڪه ڪي له شاري ماگهر دا بنيژن. بهم جو ره شهري نيوان موريده ڪانيد دوايي پنهات. [۱۰]

سامورايي يا بوشي ڌاپوني جنگجو نام ايسه. سامورايي لوغت فگيفته بو بوسته جه سابوراي ڪي اونه معني لوغت يعني ڪسي خدمت گودن. تاريخ ميان ايتا طبقه خاص ڌاپون جامع ميان بيد. و تا قبل سال 1868 (ميجي دوره آغاز) ايتا جرگه جه خلايا ڌاپون ميان بيد. سامورايي اول بار سياسي هرج و مرج زمات ميان (467-1573) موهم بو بوستيد. ا زمات ميان ڌاپون اورشين و هش پرگه بو بوسته بو. و هر ڪي خوره، ايتا صارا ميان حڪومت گودي. ا تاريخي دوره ميان، ڌاپون دورون پور جنگاني اتفاق دڪفته و نياز به سامورايين ويشترا بوسته. و سامورايين قوت بيگفتيد. قرن دوازدهم ميان، دو تا ڪوگا ڌاپون دورون قودرت دشتيد. ايتا تايرا ڪوگا و اويتا ميناموتو ڪوگا نام دشتيد. ا دوتا ڪوگا ويشترا ڌاپون صارا مالڪ بيد و ده ڪوگا هانه امره پور جنگ بيگفتيد. سال 1192 ميان، ميناموتو يوريتومو موافق بو بوسته ايتا سياسي قودرت بدست باوره و شوگون جاجيگه خوره چڪونه. يوريتومو ڪاماکورا سلسله تاسيس بوگوده و اونه فرمانروايي ڪل ڌاپون ميان آغاز بو بوسته. يوريتومو حڪومت دورون، قودرت و مناصب سامورايين دست دڪفته و اوشان ڌاپون جامع ميان قوت بيگفتيد. قرن شانزدهم ميان، تويوتومي هيده يوشي (1598-1537) شوگون بو بوسته. وي پور جنگن دورون پيروزا بوسته و خو رقيبان دشڪنه و همه ڪوگا هانه فوگوردهانه و ڌاپون ايجايي وجود باورده. وي ايتا طبقاتي نظام وجود باورده و دستور بدا فقط سامورايين تنيد خوشانه شمشيرانه بداريد. سايقه زمات، وختي جنگ نوبو و صلح و آرامش بو سامورايين ڪشاورزي يا ڪاڪف ڪار گوديد. هيده يوشي بوگفته ڪي سامورايين دو راه ويشترا نريد. يا ڪشاورز بيد يا سامورايي بمانيدو هيده يوشي، سامورايين فرمان بدا ڪي يا ڪشاورزي و بجارڪار بوكونيد يا اگر تصميم بيگفتيد سامورايي بيد قلايان و ڪله بستان دورون، خلايران (سامورايين) امره زندگي بوكونيد. هيده يوشي قانوني وضع بوگوده ڪي فقط سامورايين تنستيد خوشانه امره شمشير بداريد. ا طبقاتي نظام ڪي هيده يوشي چڪوده، توگواوا اياسو زمات قوت بيگفته.

ادو دوره ميان (1867-1603)، سامورايين، ڌاپون جامع ميان، جاجيگه خاص و موهم بو بوسته. قبل ايتا سامورايي، ڪشاورزي، پيله وري يا بازار مچي گودي. سامورايين همه تان ايتا ڪله بست يا قلا دورون زندگي گوديد و اوشانه ارباب و چڪنه اوشانه دس اوڪوف بچ فدائي. باخي سامورايين ايسا بيد ڪي ارباب يا چڪنه نشتيد. اوشانه دوخايد رونين. ا جرگه ڪي اوشانه نام رونين بو ادو دوره ميان پور مشڪل وجود آورديد و آشوب و جنايت گوديد. بعد سڪي گاهارا جنگ ڪي توگواوا ڪوگا پيروز بو بوسته و تنستيد خوشانه رقيبان دشڪن بديد. ڌاپون 250 سال صلح ميان دواسته و توگواوا ڪوگا واستي دشمن و رقيب نيسا بو و همه تان جوخوفته بيد. هنه واستي جنگستن اهميت و مبارزه چم ڪم بو بوسته. پور سامورايين سياستمدار، معلم و بازيگر بو بوستيد. وختي ميجي دوره فرسه و فئوداليسم، ڌاپون ميان خاتمه بيگفته، سامورايي هميشڪ واستي ڌاپون جامع ميان ديمه بو بوسته.

ڌاپوني شمشير

ايتا شمشير ايسه ڪي مردوم اونه امره سامورايي شناسيد. قديمي ڌاپوني شمشير (نارا دوره) ميان، چوڪوتو

نام بو کی پہن تیغہ دشتی۔ ولی نہصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانہ خمیدہ تیغہ امرہ چکودید۔ ا شمشیران نام (اوجیگاناتا) و (کاتانا) بو۔ او زما ت میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانہ نام واکیزاشی و تانتو بو۔ پور ساموراییں دوتایی ہم کوچی و ہم پیلہ شمشیر استفاده گودید۔ مثلا ہم واکیزاشی و ہم کاتانا۔ ترکیب ا دو شمشیر سامورایی سمبل بوبوستہ۔ وختی ایتا سامورایی دوتا شمشیر ایتا دراز و ایتا پاچ اوسادی خو امرہ حمل گودی اصطلاحاً دوخادید دایشو ( یعنی پیلہ دانہ و کوچی دانہ)۔ ادو دورہ میان فقط ساموراییں اجازہ دشتید دایشو بدارید۔

#### یومی

یومی ژاپونی پیلہ کمان نام ایسہ۔ یومی سنگوکو دورہ جہ رونق بکفتہ۔ وختی ساموراییں تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمخال توفنگ) امرہ آشنا بوبوستید۔ ولی پور ساموراییں ایسا بید یومی امرہ بہ عنوان ایتا ورزش استفاده گودید۔ یومی جنس چگودہ بوبوستہ بو جہ بامبو، چوب، نی و چرم۔ یومی تیر پینجہ تا صد متر بیگادہ بوستی۔ یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی ا ورزشہ دوخادید یابوسامہ۔

#### پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگیناتا ایسہ کی ساموراییں اوشانہ امرہ جنگستید۔ یاری ایتا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگیناتا جانشین بوبوستہ۔ یاری ایتا انفرادی سلاح نوبو بلکہ ایتا جرگہ آشیکارو (پیادہ خلاپر) کی داوطلب سرباز بید اوہ امرہ جنگستید۔ پیش دار نسبت بہ شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیادہ و سوارہ جولو بختر بو۔

انسان دا جوڑ دد پلان والے دو پیراں تے چلن والے بن مانسان دے نبر نال اے تے سدها کھلونا، دوپیراں تے چلنا، ہتھان تے اوزاراں دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پوٹ وٹیاں ربتلاں ایہدیاں اچھیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلان نرپا تے 50000 ورے پہلے اپنے ہندے نوپن پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے ریہڑ مگاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد ہتھ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف[2] اوہ گلاں نیں جیہڑیاں کہ اوپنوں 'ہندہ' بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے[3]

اج دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس توں وشکارلے پتھ ویلے وچ 200,000 ورے پہلاں افریقہ رچ وکھالے وچ آیا[5] تیسرے پتھر ویلے دے مڈ تے 50,000 ورے پہلے اپنی بن دی سوچ تے ربتل؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وچوں انسان 70,000 ورے پہلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے توں پہلے دے پرانے انسانی مانسان نوں مکادتا 40,000 ورپاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا 14,500 ورے پہلے دے نیزے تریزے اوہ اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا[6]

10000 ورے پہلے تک انسان دا گزارا شکار تے سی وائی بیجی دے ٹرن نال انسان کول کھان پین نوں فالتو شیواں جیدے نال ہپار تے کاروبار ٹرے دھاتاں دے اوزاراں دا بنن تے ورتن نرپا ڈنگراں نوں پھڑ کے پالیا جان لگیا 6000 ورے پہلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے سرکاراں دی نیو پٹی فوجاں دی بنان دی بچاؤ لئی لوڑ پٹی تے دیس دا پرہندہ چلان لئی ایس کم دے لوک رکھے گئے کم دیاں شیواں لئی دیس اک دوجے دا ہتھ وی ونداندے سن تے ایس لئی لڑائیاں وی لڑیاں گیاں

پرانا یونان اک مڈلی ربتل سی جتھوں لوکراج، فلاسفی سائنس اولمپک کھیڈاں لکھتاں تے ڈرامہ 2000 توں 3000 ورے پہلے ٹرے[7] لیندے ایشیاء توں یہودیت تے ہندستان توں ہندو مت وڈیاں تے

مڌلياں مزبى سوچا سن پڇهه 500 ورياں وچ يورپ وچ پرننگ پريس دے بنن بور نواياں چيزاں  
بنن نى اک انقلاب لے آندا يورپى كهوجياں نى دنيا كهنگالدي تى سارى دنيا تى يورپ نى مل مار ليا

20 ويں صدى دے انت تى انفارميشن ويلے دا مڌ بجن تى دهيا اک نويں ويلے وچ آگئى ت لے اک دوجے  
نال جڙگئى ايه دنيا بن اک پنڌ وانگوں اے ايس ويلے 2 ارب دے نيڙے انسان انٽرنيٽ نال اک دوجے  
نال جڙے بوئے نى [8] 3 ارب لوڪ موبائل فون ورت رئے نى [9]

انسان دا قد نسل جغرافيه كهان پين تى كم نال جڙيا اے اک جوان وشكارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to  
1.8 ميٽر (5 to 6 فٽ) بو سڪدا اے اک انساني مادھ دا جوڪھ 54-64 كلوگرام تى نر دا 76-83 كلوگرام  
بوندا اے [10][11]

جنا زناني دے ملن نال زناني يا مادھ اندر نيانه دے بون دا كم ٿردا اے تى 9 مهبنيان مگروں اوھ جمدا  
اے انسان دے نيانه دا جمنا دوجے بن مانسان نالون چوڪھے درد والا بوندا اے تى ايدے نال موت وي  
بوسكى اے [12] ايدا وجه انساني نيانه دے سر دا وڏا بونا تى دو پيراں تى چلن باجون زنانه پيلوس  
بڏيان دا تنگ بونا اے [13][14] نيانه جمن تى زنانيان دے مرن دى گنتى غريب ديسان وچ زياده  
اے [15] امير ديسان وچ جمے نيانه دا جوڪھ 3-4 كلو (6-9 پاؤنڊ) تى قد 50-60 سينٽي ميٽر  
(20-24 انچ) بوندا اے عريب ديسان وچ كاڪے دا تهوڙا جوڪھ بونا اوپان دے مرن دى وڏى كارن اے  
انساني نيانه جمن ويلے بالڪل بے بس بوندے نى تى 12 توں 15 ورياں دى عمر وچ جنسى ناپ نال وڏے  
بوندے نى انسان دے جين دى عمر وڪهرے ديسان وچ وڪهرى اے امير ديسان وچ زياده تى غريب  
ديسان وچ تهوڙى بانگ كانگ وچ جنيا دى ايورج عمر 78.9 تى زنانيان دى 84.8 اے سواڙي لينڊ وچ  
ايه 31.3 اے [16] اک فرانسيسي سوانى جين كالمنت نوں 122 ورے دى عمر نال سب توں زياده عمر  
دى انسان منيا گيا اے [17]

ڪراچي (اردو: ڪراچى، انگريزي: Karachi) پاڪستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي، تعليمي،  
مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي. ڪراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچيائيٽ سڏيو ويندو آهي. ڪراچي دنيا  
جو ٻيون وڏو شهر آهي [3]. ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي. ڪراچي شهر وڏي  
سمند جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي. پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاهه ۽ هوائي  
اڏو به ڪراچي ۾ قائم آهي. ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديءَ جو هنڌ به رهيو  
ڪراچي شهر نه رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاچي جو ڳوٺ  
هيو. انگريزن اٺويھين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء ۾ پاڪستان جي  
آزادي جي وقت ڪراچي کي نو آموز ملڪ جو گاديءَ جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان جي وجه سان شهر ۾  
لکين مهاجر جو دخول ٿيو. پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان  
شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون. 1959ء ۾ پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ  
اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. پوري  
پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي،  
نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن. ڪراچي کي ان وجه سان مني پاڪستان (Mini Pakistan) نڏيو/پاڪستان  
به چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيدي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڙين ۾ ڪراچي  
لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به  
ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي. اڳوڻي صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي  
حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾  
مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. ڪراچي درياءَ سنڌ جي ڏهاڻي جي اترين حد  
تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو. ڪراچي 52° 24' اتر ۽ 03° 67' اوڀر تي واقع  
آهي.

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءَ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءَ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن  
يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ

130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر نٿو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فاهانائيت جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فاهانائيت رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءَ مان تازو پاڻ نه ملن ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيئن ان جي جنگ هاريندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۰۰ هڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۵۰۰ هڪٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينگي ۽ ٻلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءَ جي مٺي پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٽائپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاڳ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءُ ٻي ڀيرو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اهو غلط اچار انهيءَ ڪري قائم رهيو، جو اهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اُچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ۾ ”سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رجائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏانهن ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان اُهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياهه شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ئي درياهه شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڊيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٿو ڪٿو ڪري آئي تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٽانڪو ڪيو آهي. جنهن پٺيءَ کي اڄ اسان جا پير لتاڙين ٿا، سا اُها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لتاڙيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل لٽ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻريءَ جي ڇيڙن تائين ائين پٿاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو ڇيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهانڊو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لڪا لاهه اڄوڪي ڇٽي ۽ بلڪل واضع مهانڊي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماڻريءَ جي ڪاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٽي سؤ ميل سڄ ٿي سڄ آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اوالي ٽڪرن تي کٽي ٿو. جمڙائو جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن

ڪنهن سڌي سنواتي ميدان ۾ ڇپڻ جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي لیت وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر نائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول منڊ وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪئي ڇڻجي ته ٿلهي ليڪي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ-اولهه جي چوماسي جي ٻل نيل ۽ گهاٽيءَ واديءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا اُلهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرالين ماڻھن جي ڇيڙي جي سنوٽ ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي نائين هليون وڃن ٿيون. پرحقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لت منجهان ٺهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لت کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبل جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو جيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو ٽراڪٽو بيبان آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هئڻ جي برابر آهن. اهو بيبان هڪ قدرتي روڪ آهي - اهڙي ئي اڏول، جهڙا اهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بيبان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ايتي ۽ ترتيب سان: يعني اترين ڀاڱو ڪڇيءَ جي ڇيڙي کان ويندي منڇر نائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو ڇپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو ٿر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارئيءَ ۾ گهٽبو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپ کان سانڍو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لت منجهان جڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون اُن سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي مٿيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻھن جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوو-وچوٽ ٽڪرا-ٻُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو-ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماڻھيءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سوئيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لتاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمنزل ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو ٿر سنڌو ماڻھيءَ جي پيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪنڊ ٺاهيندي، ڪيتريون به ماڻھو ڪيبن، ته ڪٿي به سنڌو ماڻھيءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڊ د ڪونر ولايت د وٽپور ولسوالی په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې

دې نړۍ ته سترگې پرانیستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته یې اړ کړل؛ خو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سېلاب پلار هم دې ته اړ شو چې ګاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکتوب خاپوړې یې یې هلته وکړې او له هغې وروسته، یې پلار د یو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په یو ښونځي کې ورته داخله واخیسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاو ووت یعنې د منځنۍ ښونځۍ یې پیل شو، ورسره یې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاینې، او داسې نورې ترانې، نعتونه او د نورو شاعرانو شعرونه به یې د سټیج په سر ویلې. کله نا کله به یې د سټیج نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردګې له امله یې ښوونکوي د یو تکړه او با استعداد شاګر په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسین سېلاب په د ترانې په ګروپ کې لا پرمختګ وکړ، د ترانې سرټیم او له هغې وروسته د ټول سټیج کنترولوونکی او جوړوونکی شو. له هغه وخته یې دې شعر له لوستلو سره ډېره مینه پیدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به یې لوستل او خوند به یې ترې اخیسته. په همدې ترتیب یې ښونځی تر دولسم ټولګي پورې ورساوه او د فراغت سند یې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل ګران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر یې له شعر او شاعرې سره مینه وه، د سندرو اورېدلو ته به یې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره یې په رسنیو کې کار پیل کړ. د نورو کارنو ترڅنګ یې ځینې تفریحي خپرونې او ورسره یې د شعرونو په ډیکلومه کولو کې هم ونډه اخیسته. د شعر په ډیکلومه کولو کې ډېره ښه وړتیا لري، خدای ج ورته د ښې څېرې سره ښکېلې ځواني او ښکلې اواز هم ورکړی، چې د اواز او لیدلو مینه والو یې خورا زیات دي. له همدې ځایه وو چې د شعر او شاعرې ډګر ته یې را ودانګل، ډېرې شعرونه او غزلې یې ولیکلې، خو په وینا یې زړه یې پرې اوبه نه دې څښلې، خو یې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، یوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټکر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوي د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مینه والو ته به یې وړاندې کوي. د تلویزیون په پرده ډېر ځله د شعر په ډیکلومه کولو، او نورو تفریحي خپرونو په وړاندې کولو سره لیدل شوی. له اکټ کارې سره یې ځانګړې مینه وه، چې دې مینې او علاقې تر دې را ورساوه، چې باید په راتلونکي کې په فلمونو او ډرامو کې هم کار پیل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوي له حرکتونو سره یې زړه پورې توب خورا زیات وو، همېشه به یې هڅه کوله له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، خو په دې مطمین شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، لیدونکو او ننداره کونکو ته ځان د یو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه یوازې فلمونو او سریالونو سره مینه یې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې یې ورته په ګوته کړي. سېلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شوتینگ پایلې یې تر ډېره ورته مشېتې وې، د لیدونکو لخوا ورته د ستاینې صحنه څرګنده شوه، ښه به جوړت سره یې وویل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ څنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه یې په دوه تلویزیوني سریالونو کې کار کړی، په لیدو یې په مینه والو کې خورا زیات والې را غلې. له دې وروسته یې د ښه کار په پایله دا ورته څرګنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په بریالیتوب سره یې تر سره کړي، نه یوازې دا چې په سمه توګه به یې ترسره کړي وي. ورسره به د مینه والو لخوا ډېر وستایل شي. اباسین سېلاب وایي تر اوسه د افغانستان د سینمائي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوې، سېلاب هیله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سینما ته هم پام وکړي، څو د نور هېوادونو په شان زموږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسین سېلاب چې غواړي یو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزیوني سریالونو سره زیاته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سینمائي فلمونو کې لوبېدل خو ورته د خوب ریښتیا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قېمت چې وي په سینمائي فلم کې د یو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سینمائي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنګه وکولای شي، د افغانستان سینما ته وده ورکړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سینمائي فلمونو ننداره کول پیل او ډېر مینه والو را پیدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروخان او په پښتو فلمونو کې، جهانګیر خان په ګوته کوي. د هغوی ټول اکتونه ورته په زړه پورې دي، کله یې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر یې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په یوځل لیدو هم د دوی تقلید له ځانه سره وکړي. خو اباسین سېلاب وایي. دا یې یو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مینه وال یې د اوس په پرتله لا زیات شي. ورسره د تمثیل په بارک کې هم ډېره خوشبینې ښيي او وایي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل



تمثيل كولوو ته لا ډېر وخت وكړي. سيلاب اوس په شمشاد تلويزيون كې ځينې تفريحي خپرونې په مخ وړي، چې زياته برخه يې په كې د تمثيل كول دي، او دى هم له تمثيل كولو سره ډېره مينه لري، د داسې تمثيل كولو وړتيا لري چې ډېرې تمثيل كونكي او د د تمثيل مينه وال به يې ځاى و نه نيسي. په اوس وختو كې يې ډېر وخت تمثيل ته وركړى. نه يوازې تمثيل او فلم جوړلو سره مينه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښكلي نظمونه غزلې او شعرونه هم ډېكلومه كوي، چې په دې سره يې لا د اواز مينه والو په څو برابره زيات شوي، تل هڅه كوي داسې انتخاب وكړي، چې له احساس ډگ پيغام ولري، تر ډېره يې خلك خوښ كړي، لومړى پرې د ده او بيا د اورېدونكو او مينه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډيزاين غور كوي. ښه په شوق يې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، كله چې په دې وپوهېږي چې اوس يې اورېدونكي د زړه له تله خوښوي، يو ډول اثر پرې كولاى شي. مخكې له دې چې انتخاب يې كړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې كوي، چې په شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوى په انتخاب او بيا يې د ويلو ترڅ په خپله روته برابروي. په داسې انداز يې وايي لكه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زيات شعرونه يې ډېكلومه كړي، چې اختر په نامه ډېكلومه كړى شوى شعر يې ډېر زړه جزونكى، او د دې د ښې وړتيا ثابونكى دى. د دې شعر ډېكلومې په مينه والو او اورېدونكو څه بيل شان اغېز وكړ، ډېرېو خلكو د يو رېښتنې صحنې ليدل انځورول، او خورا مينه يې ورسره پيده كړه. ډېته ورته ډېر نور شعرونه يې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ډېكلومه كړي، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دى. د خلكو په زړونو كې يې ځاى نيولى او د بيا ځل اورېدو لېوالتيا يې ښيي. همدا دى چې ډېرى شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بيا وايي چې: دى په ښه طريقه كولاى شي، د تېرو بډامنو وختونو انځورنه مينه والو ته په شه شان سره وړاندې كړي، دا ورته وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه كړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه كولاى شو دې جنگ جگړو ته د پاى ټكى كېږدو، او سوله را ولي. لكه مخكې چې مو يادونه وكړه، اباسين سيلاب هم فلمي ستورى دى ورسره يو تكړه سندرغاړى هم دى، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري؛ خو دا چې تر اوسه يې ډېرې كمې سندرې ويلي، علت يې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنيو كې هم كار كوي ورسره شاعر او ډېكلومه كونكى هم دى، نه شي كولاى په يو وخت كې ټول كارونه سرته ورسوي، كه څه هم محلوښت به يې ورته جوړ كړى وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسى نه شي كولاى. ځوان شاعر طاهر شرر صابى يو ښكلي غزل يې په خپل خور اواز او د موسيقۍ په ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونكو ته وړاندې كړه. د سندرو په هنر كې همدا سندر وه چې سيلاب يې په يو ستر شهرت ونازواه. دا غزل چې شرر صيب: په كوم انداز ليكلې او څه انځور يې پكې نغښتې، سيلاب بيا اورېدونكو ته داسې روښان كړى، چې په هغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه كړى. چې مظهر يې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لونگه ځوانيمرگه غنم غونډې ربې مې ړنگه بنگه ځوانيمرگه كله چې خلكو دا سندر وه اورېده په زړه كې يې د اباسين سيلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هېلې زياتې شوې، داسې را تونكى يې ورته انتخاباوه چې نوموړى به په ډېرو سندر غاړو كې د غوره سندرغاړي لقب خپل كړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم په اخيستو ډاډ وركوي، كه دى لا د خپل دې هنر ته وخت وركړي، بې له شكه چې هنر به يې وده كوي، پرمختگ به كوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې بې د دې هنر په اړه ليدلى وي، تر ډېره به يې تعبير ته ورنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سيلاب ۲۵ كاله عمر لري، اوس لا نوى ځوان دى، واده يې نه دى كړى؛ خو بيا هم په خپل هنر كې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه وركوي او تشويقوي يې.

نه وړوژ مللستمزنگ ټېسل نه ننه نښى بايرمى، ته بښت بايرمى، ته مگه ك بايرمى، ته نههريكه بايرمى، ته ده بيات - سه ننه بايرمى قاتارلق كوږ مهنه ليك مه ده نښت بايرمى بولوش سويى بيلن، ته لك قه ديمسي شجتماني مه ده نښت هادسسي هېسابلښدو. نو دۇنيادا ملاد، قۇربان هېيت، چاغان قاتاردا سانلښدغان توت چوگ بايرامنك بريدور.

نه وړوژ بايرمىنك شران و نه توران ديارليردا يېكى يل بايرمى سويستنه نو توكوزولوؤ اتقنغا 2600 يلدنن ناشقان بولوپ، بۇ بايرمى نو توكوزيدغان مللله تله رنك نو پۇسى هازر 400 مليوندنن ناشدو. نورؤ بايرمى نو توكوزيدغان مللله تله رده شه كلله نكهن نورؤ مه ده نښت ناشو مللله تله رنك ماددي مه ده نښليك بيلن مه نښى مه ده نښليكنك ته ره ققيياتغا تورتكه بولوپ كه لمه كته.

ټېلميزده قه ديمسي و نه ننه نښى مللي بايراملارنك برى بولغان نورؤ بايرمىنى نو توكوزوش نو يغور،



قازاق، قىرغىز، ئۆزبېك، تاتار، تاجىك قاتارلىق قەدىمىي مىللەتلەرگە ئورتاقتۇر.

ئەجدادلىرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى دەۋرىدە، «قۇياش ھارۋىدا ئولتۇرغان ئىلاھ بىزگە كۆرۈنىدىغىنى ھارۋىنىڭ چاقى. ئىلاھ كۈندۈزى ئاسماندا مېڭىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىڭ تېگى بىلەن يەرنىڭ يەنە بىر چېتىگە ئۆتىدۇ. ئۇ يەر تېگىدىن ئۆتكۈچە جىن - ئالۋاستىلار بىلەن ئېلىشىپ، جەڭ قىلىدۇ» دېگەن ئەپسانىگە ئىشەنگەن ۋە كېچىسى گۈلخان يېقىپ، قۇياشنىڭ كۆتۈرۈلۈشىنى تىلەپ گۈلخاننى دائىرە قىلىپ ئۇسسۇل ئويناپ، ئىبادەت قىلغان. كېيىن ئىبادەت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 - ئاينىڭ 21 - كۈنى، يەنى كېچە بىلەن كۈندۈز تەڭلىشىدىغان كۈنگە توغرىلىغان. شۇنىڭ بىلەن، ئەنئەنىۋى نورۇز بايرىمى شەكىللەنگەن.

نورۇز يېڭى يىل بايرىمىدۇر. ئەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بىلەن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شەمسىيە كالىندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، يېڭى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالىندارى بويىچە 3 - ئاينىڭ 21 - كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۈن تەڭلەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، ئەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ تاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (يېڭى كۈن، يىل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نورۇز ئەنئەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۆلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال - ۋاراقلىرىنى كۆكەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال ئىش - ئوقىتىگە ئوڭۇشلۇق، بەرىكەت، تۇرمۇشقا ئاسايىشلىق، بەخت تىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنەلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نورۇز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، ئەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ - ئېدىرلار، دەل - دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلىگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزۈلگەن مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوقلىنىش، تەبىئەتنى سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۆچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نورۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز - ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا - ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نورۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنىسا، دالىلاردا چەۋەندازلار بەيگە، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز - كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇئەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۈڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات - سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت - مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينىيدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇتالىئە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر «ئون ئىككى مۇقام» كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا - دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىيالايدىغانلىكى ئادەم بەس - بەستە ئۇسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان - ئېسەنلىكى، سالامەتلىكى، مەمۇرىيلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر - قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا - مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى تۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم

– مەرىپەتكە ئۈندەپ، شىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ – ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 – ئەسىردىلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن تارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روم ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچيەن (مىلادىدىن 145 – يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 – يىلى تۇغۇلۇپ 92 – يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم) مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) پادىشاھى خەن ۋۇدېغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالىي يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن) دىن غەربتىكى روما ئىمپېرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدۇرى ئارقىلىق داشانا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشانادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ. بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاننىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگە بارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندكە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ. مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشانادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر، كۇچار، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، سوغدى، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپى دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسوپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول – شىمالىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئوچۇقراق ئېيتقاندا، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى، مەدەنىي، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار، تۈركلەر، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھونلار ئارىسىدا، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا، ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايىسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى، سىياسى جەھەتتىمۇ ئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان

يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا، رومغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مائىسنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مائىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرىدە ياشىغان) ماربىنوس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۈۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى: پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران، ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرىسلەر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 - يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 - يىلىدىن 745 - يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلنامىسى، پېچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن:

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 - يىلىدىن 612 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 - يىلىدىن 618 - يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېساپقا ئالغان ياڭدې پېچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پېچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمىقىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ - ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار، تاغلار، دەريالار، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇمات توپلىغان. پېچۈي تىتۇپلىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن: "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل، بارىكۆل، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ تالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا جۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئېمپېرىيىسىگە، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول - تۇرپان، قاراشەھەر، كۇچار، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، تاشكەنت، سەمەرقەنت، كىيپود، بۇخارا، مەرۋىدىن ئۆتۈپ ئىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان، خوتەن، قاغالىق، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان)، ئىپتىتالىت (ھازىرقى پاكىستان، شىمالى ھىندىستان)، بامىيان (ئافغانىستاندا) ، كىبود (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ

ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل ، تۇرپان ، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۇي تەسۋىرلىگەن يوللار ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئىمپېرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستامبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۈرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۇينىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي ، ئوتتۇرا ، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپىي دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ئافغانىستان ، تارىم ئويمانلىقى ، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

## 2. شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا [تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۈتۈرۈپ چىقىپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرىغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلەنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخىي پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرىقىنى مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجايىا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن ، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دىيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى ، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغۇلۇپ 667 – يىلى ئۆلگەن) نىڭ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لويانغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجايىا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالىمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۆستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن ، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپەكتىن شايى – دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم – كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 – يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان

يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن)، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن)، خوبلىستوس ۋىيگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن)، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن)، فىلىپپىنى (مىلادىنىڭ 23 - يىلى تۇغۇلۇپ 79 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن)، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرىسلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاس بولۇپ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىترابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەين) نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۇنىسكىر پىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۇنىسكىر پىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا، پىلىپپىنى، ماركسىللىستوس، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن"، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار، سىرىسلىقلار، سىتسىلىكلەر ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار - ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭدىشى تېپىلمايدىغان سەمىمى، سادىق ئادەملەر، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1] دەپ يازىدۇ. مىلانىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلمۇدەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1) مىلا ئېيتقاندا، ھىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار - ئا) نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "ئىلىسز سۇدا" نى كۆرسىتىدۇ. [3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويىدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق - چۆلنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددىي ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىپپىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرىس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىپپىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر... ئۇلار كىمخاپ، تاۋاق - دۇردۇن توقۇپ رومالغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ... سىرىسلىقلار مۇلاھىم، تارتىنچاق كېلىدۇ." [4] پىلىپپىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار، بوي - تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز، چاچلىرى قىزىل، كۆزلىرى كۆك، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى

قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويدۇ . ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلدى . [5] پىلىپپىننىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن . ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىپپىننىڭ ، سىرىسلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە . بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ . جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئويسۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6] دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7] دەپ يازغان . پىلىپپىن ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەيپ - ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بىزۇپ - چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار - دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرىسلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللارنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ - ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "دۆلىتىمىزنىڭ تىللارلىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتىر كىيىس (رىم تىللىسى) ئېقىپ كېتىدۇ . مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىزدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلىرىنى دېمەكچى) نىڭ بۇزۇپ - چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ . [8] پىلىپپىننىڭ "تەبىئەت تارىخى" دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۇزلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەيپ - ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا - دەرەمكە ، ئۈنچە - ياقۇتلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان .

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىسىستىركىيىس (رىم تىللىسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا - دەرەمكە ، ئۈنچە - ياقۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان . يونان ئالىمى كلاۋدى پىتۇلىيىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئى شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋىس [9] تېغىنىڭ سىرتىدا ، شىمالى چېگرىسى نامسىز يەر..... شەرقى چېگرىسىمۇ نامسىز يەر . .... جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ . [10] پىتۇلىيىمى ، سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ . ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ . ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس ( ) دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسىمىران ( ) تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ . دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتس دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان ( ) ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس ( ) تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ . [11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس .

پىتۇلىمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن . پىتۇلىمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس . يۇنان ئالىمى ماركسىللىنوس (مىلادىنىڭ 380 - يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ناملىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ . بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئى تۈسۈقنى شەكىللەندۈرىدۇ . سىرىسلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ . ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەڭ ئاشا ۋە باي . غەربتە سىستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ . شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۆزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ . جەنۇبىي چېگرىسى ھىندى ۋە گانگى دەرياسىغىچە بارىدۇ . .... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى - بۈگرى كېلىدۇ . تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتس دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ . سىرىسلەر تىچ ياشايدۇ . ھەربىي قورال - ياراق تۇتمايدۇ . زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ . مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ . ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ . قاتتىق بوران چىقمايدۇ . ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى



كۆرگىلى بولمايدۇ. [12]مارسىلىنىس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ئاددى - ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش - كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر - بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ ". [13]يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن تۆۋەندىكى خۇلاسەنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرىسلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللۈرى ، ئېقىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستېمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ شىرقى جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلىمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر - مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى ئارتۇقچىلىقىدىن ئۆگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 - ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نەسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانىكى ، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىياش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى - نا) شىنجاڭدىن ئۆگەنگەن بولسا كېرەك. " [14] مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 - يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى. " (يادىكارلىق 40 - بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى"



رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل - كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى ، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلىمىز. ھېچقانداق بانا - سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بىرىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گاھ تاقىلىپ ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 - يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 - يىلى ، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 - يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (بۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 - يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 - يىلى روما ئېمپىراتورى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 - يىلىدىن 166 - يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 - يىلىدىن 167 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەرەك مۆڭگۈزى ، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخىي پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 - يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى [تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەك كىتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شايى تاۋار ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتۈم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 - يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 - يىلىدىن 640 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن ئاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 - يىلىدىن 627 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا - سالامىلىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۈچۈكلەر ، قارا تۈلكە موينىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا روماننىڭ نەسىللىك ئىتلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا - دەرملەر ، زىبۇ - زىننەت بۇيۇملىرى ،

تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 647 - يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار يېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقانىنىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتۇرلىرى) يىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورىدۇن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ - ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس ( ) "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى."

6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىئوخانىس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 - يىلىدىن 1451 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتۇرى ئۇلۇغ پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپىراتۇر پوستىئاننىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۇستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۆزىمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومانلىقلار پىلە بېقىپ ، يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستىئان تۈركلەرگە (كونستانتىنپۇلغا - ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ - تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ

بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر - بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يېتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر - بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشىمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى، ئەلچىلەر، سەيياھلار غەربتىن شەرققە، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق تۇۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستىئان (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستىئان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرىسلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنئام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى، پوستىئاندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنئامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن، سىرىسلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 - يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 - يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق: "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 - يىلىدىن 534 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇباناۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 - يىلىدىن 452 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 - يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشەلىرىدىنمۇ پاقىراق، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشەنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دېيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە، بۇيانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشەنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئىي مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباناۋ شىمالى ۋېي خاندانلىقىنىڭ پايتەختى دانتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا، ئۇ چاغدا تۇباناۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالىدىغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشەنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان

مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنئۇدىنىڭ ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتنىڭ ئاساسلىق يەم – خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنئۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدىدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 – ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىپا ، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، نەي ، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 – 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 – 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 – يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بىكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 – 581) نىڭ خانى جۇشۈەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى ئۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 – 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن ، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كۈربىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۈربىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيىپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇدژا مۇزىكىسى ، 8. كۈرىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلتاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ نەنەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 – 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇنىڭ تىپىك سۈرئىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملىرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۆچمەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىبلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنپايانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنپايانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىپىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنپايانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا – ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت – ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاڭالايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 – يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئوۋىيغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان ، ساددا خەلقلەرنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پائىسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھېچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار

بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 - 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 - يىلىدىن 415 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 - يىلى كوماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىئەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن - ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىئەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىيلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولىدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن، پەلسەپە، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزىم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتىنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن، ئۇ، ئۇلۇغ بۇددىست، پەيلاسوپ، داڭلىق تەرجىمان، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 - ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۆجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران، ئەھمەنلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.